NEW ERA PUBLIC SCHOOL RAJBAGH

Solved Assignment Of Term Ist

Class: 8th | Subject: Urdu

عنوان: سیتا جی کی آہ و زاری — سبق نمبر: ۷

سوال نمبر ۱: الفاظ معنی: Page.No: 39 and 40.

سوال نمبر ۲: جوابات:

(i) سیتا جی رام چندر جی کے ساتھ اس لئے جانا چاہتی تھی کیونکہ سیتا جی ان کی جدائی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

(ii) سیتا جی نے رام چندر جی کے ساتھ اپنا تعلق یہ کہتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ وہ ان کے پاؤں کی لکیروں کی مانند ہے۔ آنکھ کی پتلی کی مانند ہے۔ یعنی ان کی شریک حیات ہے۔ اور ان سے دور نہیں رہ سکتی

(iii) سیتا جی نے بن باس کی تکلیفوں کو راحت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپنے سوامی کے ساتھ جنگل میں رہ کر گھاس پھوس بھی اسے مخمل کے بستر جیسا محسوس ہوگا۔ جنگل میں رام چندر جی کے ساتھ وہ سارے غم بھول جائے گی۔ وہاں وہ رام چندر جی کے ساتھ خوشی خوشی رہ لے گی۔

(iv) رام چندر جی سیتا جی کو چھوڑ کر گئے تو انہیں یہ دنیا اندھیری دکھائی دے گی۔ اور جنت بھی اپنے سوامی کے بغیر جہنم بن جائے گی۔ سیتا جی رام چندر جی کے بغیر زندہ نہیں رہ پائے گی۔

(v) اس مصرعے میں سیتا جی کہتی ہیں کہ جنگل یعنی ویرانہ بھی انہیں باغ نظر آئے گا اگر انہیں رام چندر جی کی قربت نصیب رہو۔ یعنی رام چندر جی انہیں اپنے ساتھ لے جائے تو پھر کوئی غم ان کو نہیں ستائے گا۔

سوال نمبر ۳: تشریح:

حوالہ: یہ نظم "سیتا جی کی آہ و زاری" "سرور جہاں آبادی" کی لکھی ہوئی ہے جس میں شاعر نے رام چندر جی کے بن باس پر نکلنے کے وقت کا منظر بیان کیا ہے اور سیتا جی کی آہ و زاری بیان کی ہے اور اس کا نقشہ کھینچا ہے۔

(۱) ہمراہ اپنے بن کو .... ہو ساتھ لے چلو

نظم کے اس پہلے شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ رام چندر جی جب بن باس کے لئے جا رہے تھے تب سیتا جی ان سے کہتی

ہے کہ اے میرے شوہر آپ مجھے بھی اپنے ساتھ جنگل میں لے چلیں۔ میں آپ کے پاؤں کی کھڑاؤں کی مانند ہوں۔ اسلئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔

(ii) نازک ہے میرا شیشہ .... تو بھی چھوٹ جائے گا۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اگر آپ نے مجھے اپنے ساتھ نہ لیا تو میرا دل جو شیشے کی طرح نازک ہے، وہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر آپ کا ساتھ چھوٹ گیا تو میں آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔

(iii) راتیں نہ کٹ سکیں گی .... ہوں جھیلے فراق کی۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ آپ سے دور رہ کر میری راتیں نہیں کٹ سکیں گی۔ یعنی میں آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکوں گی۔ مجھ میں یہ ہمت نہیں کہ میں آپ کی جدائی جھیل سکوں۔

(iv) قسمت میں جب سے باپ .... نے نظر سے کیا جدا۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ جب سے میں اپنے باپ کے گھر سے آئی ہوں، یعنی جب سے میری شادی ہوئی ہے تب سے اے میرے سوامی آپ کے گھر آئی ہوں تب سے میرا نصیب آپ کے ساتھ جڑ گیا ہے۔ مجھے آپ کے ساتھ رہنے کی عادت ہو گئی ہے۔ اب میں آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ہوں لہذا آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔

(v) پُتلی کی طرح آنکھوں .... صبر و شکیبِ جگر رہی

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ میں آج تک صبح شام آپ کی آنکھوں کی پُتلی کی طرح آپ کا حصہ بن کر رہی۔ میں ہمیشہ آپ کے پہلو میں آپ کے جگر کا صبر و قرار بن کر رہی ہوں۔

(vi) دُکھ آج تک سہا .... ستم روزگار کا

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ مجھے آپ کا انتظار کرنے کی عادت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ آج تک کبھی بھی مجھ سے دُور نہیں ہوئے ہیں۔ مجھ پر ہمیشہ زمانے کا کرم رہا اور انتظار کا غم مجھے کبھی سہنا نہ پڑا۔

(vii) صدمے ہزار سے ہجر کے .... دم بھر اُٹھاؤں گی۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ میں کیسے آپکی جدائی کے صدمے برداشت کر سکوں گی۔ اگر مجھے ایک لمحے کے لئے بھی آپ کی جدائی کا غم اٹھانا پڑے تو میں مر جاؤں گی۔

(viii) گھر بار جو چھوڑ .... نہ چھوڑنا غریب کو۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اگر آپ نے مجھے اپنے ساتھ نہ لیا اور مجھے یہیں چھوڑ گئے تو جنگل سے واپس آ کر آپ مجھے زندہ نہیں پائیں گے۔

(ix) تاریک تم بغیر ہے .... اودھ! جہنم میرے لیے۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ آپ کے بغیر میرے لئے دنیا اندھیری ہے۔ آپ کے بغیر تو میرے لئے جنت بھی جہنم ہے۔ یعنی اگر مجھے جنت ملے گی لیکن آپ وہاں موجود نہیں ہوں تو وہ جنت میرے لیے جہنم ہوگا

(x) صحرا مجھے چمن ہے .... خدمت میں آپ کی۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اگر آپ میرے ساتھ ہوں گے تو میرے لئے جنگل بھی گلستان ہوگا اور میں جنگل کی سختیاں خوشی خوشی برداشت کروں گی۔ میرے لئے تو خوشی اور آرام اسی میں ہے کہ میں آپ کی خدمت کرتی رہوں۔

(xi) لوں ہرا! تمہارے ساتھ .... جیسے چمن میں خوشی

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اے میرے شوہر میں جنگل میں آپ کے ساتھ خوشی خوشی رہوں گی، جیسے بھنورا کلی کے آس پاس منڈلاتا ہے اور خوشی محسوس کرتا ہے ویسے ہی میں بھی آپ کے ساتھ رہ لوں گی۔

(xii) بیٹا مبر سمجھ کے درختوں .... گی قدر نو نہال کو۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اگر آپ میرے ساتھ ہوں گے تو میں درختوں کی چھال کو ریشم کا کپڑا سمجھ کر اپنے آپ کو اسی سے سجاؤں گی اسے ہی اپنا لباس سمجھ لوں گی۔

(xiii) سوامی! جو تم ہو ساتھ .... مجھے ہوگا صنم کدہ۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ اے میرے آقا! اگر آپ میرے ساتھ ہوں گے تو پھر مجھے کوئی غم نہیں ہے۔ پھر تو جنگل جو میرے لئے دکھ دینے والی جگہ ہے۔ میرے لئے تو گھاس پھوس کا بنا چھوٹا سا جھونپڑا بھی مندر کی طرح پرسکون ہوگا۔

(xiv) سبزہ بنا کے لائے گا .... آئے گی صرصر میرے لئے۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ آپ کے ساتھ رہ کر میرے لئے جنگل کا ہرا بھرا سبزہ ہی بستر کا کام کرے گا۔ اور مجھے جھولا جھلانے کا کام جنگل کی تیز ہوا کرے گی۔

(xv) صورت تمہاری دیکھ .... دام بھول جاؤں گی۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیتا رام چندر جی سے کہتی ہے کہ میرے آقا! میں آپ کے ساتھ جنگل میں آپ کی صورت دیکھ کر بن باس کی سبھی سختیاں اور مصیبتیں بھول جاؤں گی۔ اس لئے مجھ کو اپنے ساتھ لے چلو

سبق نمبر: ۸   عنوان: گیہوں کا دانہ

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: Page.No:46

سوال نمبر۲: جوابات:

(i) جب تمام درباری اور راجہ دانے کو دیکھ کر سمجھ نہ پائے کہ وہ انڈا ہے یا گیہوں کا دانہ تو تب گیہوں کا دانہ پاس ہی ایک کھڑکی میں رکھ دیا گیا اور ایک چیل نے آکر اس میں چھید کر دیا۔ اسطرح معلوم ہوا کہ وہ انڈا نہیں بلکہ گیہوں کا دانہ تھا۔

(ii) سب سے کمزور بیٹا تھا۔

(iii) بڑے دادا نے اس دانے کو اسلئے پہچان لیا کیونکہ ایسا گیہوں ان کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ اس نے اپنی جوانی میں ایسا گیہوں بویا بھی تھا اور کمایا بھی تھا۔

(iv) آج کا انسان اپنی کمائی پر مطمئن نہیں ہے۔ نہ وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے اور نہ اپنی محنت پر بھروسہ کرتا ہے بلکہ دوسروں کی دولت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اسلئے آج کے انسان کی زندگی دکھ بھری ہے

(v) گیہوں ہمارے لئے اسلئے ضروری ہے کیونکہ اس میں کچھ ضروری اجزاء پائے جاتے ہیں جو ہماری صحت کے لئے ضروری ہے۔ ہم اپنی محنت اور ایمانداری اور خدا پر بھروسہ رکھ کر اچھا گیہوں اُگا سکتے ہے۔

سوال نمبر۳: خالی جگہوں کو پُر کیجیے: (Page.No:46 and 47) نیچے جوابات دیے گیے ہیں:

(i) گیہوں (ii) دانہ (iii) نظر (iv) محنت (v) طرح

سبق نمبر: ۹   عنوان: جابر بن حیّان

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: Page-No: 51 and 52

سوال نمبر۲: جوابات:

(i) جابر بن حیان کوفے کے ایک عطار کا فرزند تھا۔

(ii) جابر بن حیان کی ابتدائی تعلیم کوفے کے باہر ایک گاؤں میں ہوئی اور باقی مروجہ تعلیم کوفے میں ہی حاصل کی۔

(iii) جابر بن حیان کا نام جابر تھا اور وہ کیمیا کا بہت بڑا سائنسدان تھا۔

(iv) جابر بن حیان نے ٹھوس چیزوں کو بخارات میں تبدیل کرنے کا طریقہ بتایا۔ اس نے Sublimation and Oxidation کا طریقہ ایجاد کیا۔ بالوں کا کالا کرنے کا طریقہ بھی دریافت کیا۔ اس نے سونا پھگلا نے والے تیزاب کو بھی ایجاد کیا۔ اور دوسرے قسم کے تیزاب ایجاد کیے۔

(v) جابر کو بغداد آنے کی دعوت بغداد کے خلیفہ ہارون رشید نے دی۔

(vi) خلیفہ ہارون رشید نے جابر بن حیان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔

(vii) لیبارٹری تجربہ گاہ یعنی تجربات کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

(viii) نائٹرک ایسڈ کو سونے کے برتن اور شیشے کے برتن میں رکھا جا سکتا ہے۔

(ix) جابر بن حیان کو علم کیمیا کا بابا آدم اسلئے کہتے ہیں کیونکہ اس نے علم کیمیا کے بنیادی اصول و فوائد واضح کر کے مرتب کئے۔ اس نے بہت سی چیزیں دریافت کی علم کیمیا میں تجربات کو اہمیت دی۔

سوال نمبر۳: ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے: (Page-No: 53) نیچے جوابات دیے گیے ہیں:

(i) مجھے آٹھویں کے امتحان کی فکر لاحق ہو گئی ہے۔

(ii) والد کی وفات کے بعد قاسم کے سر پر گھر کا سارا بوجھ پڑا۔

(iii) عالم کے دماغ میں علم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

(iv) میرے سر پر آج کل موٹر سائیکل خریدنے کی دُھن سوار ہو گئی ہے۔

(v) یہاں کوئی نظم و نسق نہیں ہے، یہاں کا تو بابا آدم ہی نرالا ہے۔

سوال نمبر۴: سوچیے اور ذیل کے جملوں کو پر کیجیے (Page.No.54) نیچے جوابات دیے گیے ہیں۔

(i) کیمیا گر کہتے ہیں (iii) عطار کہتے ہیں (iii) جابر کہتے ہیں۔

(iv) رنگ ساز کہتے ہیں (v) شیشہ گر کہتے ہیں (vi) لوہار کہتے ہیں

(vii) مُعلم کہتے ہیں (viii) طالب علم کہتے ہیں۔

سبق نمبر: 11　　عنوان: سگریٹ نوشی کی تباہ کاریاں

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: (Page-No-62 and 63)

سوال نمبر۲: جوابات:

(i) سگریٹ نوشی کے خلاف سگریٹ پیکٹ پر جملہ "سگریٹ سے کینسر ہوتا ہے" لکھا ہوتا ہے۔

(ii) سگریٹ نوشی کا شمار فضول خرچی میں ہوتا ہے۔

(iii) فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔

(iv) سگریٹ میں موجود نکوٹین کینسر جیسی بیماری کو جنم دیتا ہے

(v) "تمہاری تمباکو نوشی میری صحت کے لئے مُضر ہے" یہ نعرہ تمباکو نوشی کے خلاف عام ہوا ہے۔

سوال نمبر۳: خالی جگہوں کو پُر کیجیے: (Page-No: 64) نیچے جوابات دیے گئے ہیں

(i) بُری عادت　(ii) کینسر　(iii) کینسر　(iv) بُری صحت

(v) نیکوٹین

سوال نمبر۴: (i) تمباکو نوشی دل کی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے

(ii) تمباکو نوشی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

(iii) تمباکو نوشی کینسر کی وجہ بن سکتی ہے

(iv) تمباکو نوشی سے پھیپھڑوں کا کینسر ہوسکتا ہے۔

(v) تمباکو نوشی نہ صرف تمباکو نوشی کرنے والے کے لئے بلکہ ساتھ میں بیٹھنے والے کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

سبق نمبر: 12　　عنوان: آزمائش شرط ہے

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: (Page-No. 68 and 69)

سوال نمبر۲: جوابات:

(i) بوڑھے نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی تھی کہ آزمائے بغیر کسی کو اپنا دوست نہ بنانا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی کبھی کبھار آزمانا۔

(ii) سرکاری مخبر کو قتل کی واردات کا پتہ اُس کے دوست کی بیوی سے چلا۔

(iii) مُخبر نے پولیس کو انعام کی لالچ میں آکر اطلاع دی۔

(iv) نوجوان نے قتل کا ڈھونگ اپنی بیوی اور دوست کو آزمانے کے لئے کیا۔

(v) اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں آزمائے بغیر کسی پہ بھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

سوال نمبر۳: درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔ (Page-No 69)

(i) پھولے نہ سمانا: میٹرک میں پاس ہونے پر میں خوشی سے پھولے نہ سمایا
(ii) الٹے پاؤں لوٹنا: امتحان کی خبر سن کر میں اپنے نانی کے گھر سے الٹے پاؤں لوٹا
(iii) دل بھر جانا: کھیل سے اب میرا دل بھر گیا۔
(iv) ڈھونگ رچانا: کام کے وقت اسلم نے بیماری کا ڈھونگ رچایا۔
(v) بھکا بکا رہنا: گاؤں میں ریچھ کو دیکھ کر میں بھکا بکا رہ گیا۔
(vi) اپنا الو سیدھا کرنا: آج کل سب اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔
(vii) باغ باغ ہونا: امتحان میں کامیابی کی خبر سن کر میں باغ باغ ہو گیا۔
(viii) دل برداشتہ ہونا: میں گاڑی کے حادثے کی خبر سن کر دل برداشتہ ہوا

سبق نمبر: ۱۰ — عنوان: خاکِ دل

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: (Page-No-57)

سوال نمبر۲: جوابات:

(i) امن کو شاعر اسلئے ضروری قرار دیتا ہے کیونکہ امن و سکون کے بغیر زندگی کا گذارا بہت مشکل ہوتا ہے۔
(ii) وطن کی مٹی سے، اس کی صبحوں اور شاموں سے، اس کے شہروں کے ناموں سے، اس کے گاؤں کی چھاؤں دینے والے برگد سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔
(iii) شاعر کو عید اور دیوالی کے تہوار پسند ہیں۔ جن کو وہ ہمیشہ منانے کی دعا کرتا ہے۔
(iv) سیکری کے محل، تاج اور اجنتا کی ہندوستانی تاریخ میں کافی اہمیت ہے۔ تاج دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ یہ محبت کی علامت ہے۔ اجنتا کی گپھائیں اپنی منفرد مصوری کے لئے مشہور ہیں۔
(v) شاعر حسین وادیوں، آموں کے باغوں اور دھان کے کھیتوں کے فطری حسن سے متاثر ہے۔

تشریح:

حوالہ: یہ نظم جان نثار اختر کی لکھی ہوئی ہے جس میں شاعر نے اپنے وطن کی تعریف بیان کی ہے۔

(i) محبت ہے خاک .... چمن سے ہمیں۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمارے وطن سے ہمیں بہت الفت ہے ہمارا وطن ایک خوبصورت باغ کی طرح ہے اور ہم اپنے وطن سے بہت پیار کرتے ہیں۔

(ii) ہمیں اپنی صبحوں .... کے ناموں سے پیار۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن کی صبح و شام اور اس میں موجود شہروں کے ناموں سے بھی محبت ہے

(iii) ہمیں پیار اپنے بڑ .... کی گھنی چھاؤں سے۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن کے گاؤں اور ان میں اگنے والے سرسبز برگد کے پیڑوں کی چھاؤں سے بہت لگاؤ ہے۔

(iv) ہمیں پیار اپنی عمارات .... اپنی روایات سے۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن کی تاریخی عمارتوں اور یہاں کی رنگا رنگ روایتوں سے پیار ہے۔

(v) سلامت رہیں اپنے .... گنگناتا ہمارا گگن۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمارا وطن ہمیشہ سلامت رہے یہاں کے جنگل و بیاباں سلامت رہیں اور آسمان خوشی سے گاتا رہے یعنی گرج چمک کے ساتھ بارشیں برساتا رہے تاکہ وطن کی سرزمین سرسبز و شاداب رہے۔

(vi) نگاہیں ہمالہ کی .... کو چھوتی رہے۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمارے وطن میں جو عالی شان ہمالیہ پہاڑ ہیں اس کی اونچائی ستاروں اور چاند کی مانند رہے۔

(vii) چمکتا دمکتا رہے .... چناروں کی آگ
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ شیش ناگ کی چمک دمک ہمیشہ باقی رہے اور وطن کی وادیوں کے چنار اپنی خوبصورتی سے وطن کو نکھارتا رہے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا رہے۔

(viii) لٹاتی رہیں اپنے .... یہ شامِ اودھ۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ بنارس کی دلکش صبح اور اودھ کی حسین شام اپنی آنکھوں سے شراب لٹاتی رہیں اُنکی دلکشی اور رعنائی ہمیشہ باقی رہے۔

(ix) رہیں سُرخرو سیکری .... میں کھلتے کنول۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ سیکری کے محل کی آن بان اور شان قائم و دائم رہے اور نینی تال کی پُرکشش جھیلوں میں کنول کے پھول کھلتے رہیں۔

(x) نہاتا رہے مرمر .... محبت کی لاج۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ تاج محل چاندنی میں ہمیشہ نہاتا رہے اور جب تک دنیا قائم رہے اس کا وقار بھی قائم رہے تاکہ اس کے قائم رہنے سے محبت کا نام زندہ جاوید رہے۔

(xi) اجنتا کے بُت رقص .... سے بھرتے رہیں۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ اجنتا کی غاروں میں رقص کرتے ہوئے بُت اسی طرح سنگ تراشی کا شوق بڑھاتے رہیں اور ان غاروں میں اپنی دیکھنے والوں کا تانتا بندھا رہے۔

(xii) رہیں مُسکراتی حسین .... جنگل کی شہزادیاں۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ ہمارے وطن کی خوبصورت وادیاں مُسکراتی رہیں اور جنگل ہمیشہ شاداب رہیں۔

(xiii) ہری کھیتیاں لہراتی .... گیت گاتی رہیں۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کی فصلوں سے ہرے بھرے کھیت لہکتے رہیں اور ان میں جوان لڑکیاں خوشیوں سے گیت گاتی رہیں۔

(xiv) لہکتا رہے سبز میدان .... بچھتے رہیں آسماں۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ دھان کے کھیت ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہیں اور یوں لگے کہ جیسے زمیں پر آسمان بچھا ہوا ہے۔ دھان کی فصل سے بھرے سرسبز کھیتوں کو شاعر نے آسمان سے تشبیہ دی ہے۔

(xv) مہکتے رہیں سبز .... جھولے کا دَور۔

نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ برسات کے موسم میں میٹھے رس دار آموں کی خوشبو مہکتی رہیں اور باغوں میں جھولے جھولتے رہیں۔

(xvi) رہے یہ دیوالی کی چمک .... دیوں کی قطار۔
نظم کے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ وطن میں دیوالی کی روشنی کی بہار ہمیشہ برقرار رہیں اور دیواروں پر جب جگمگاتے رہیں۔

(xvii) فضا روشنی میں .... زمیں جگمگاتی رہے۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ دیوالی کے موقع پر پورا ماحول روشنی سے جگمگاتا رہے اور ہمارے وطن کی زمین روشنی سے جگمگاتی رہے۔

(xviii) رہے آسماں پر .... کا مسکراتا جمال۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ آسمان پر عید کا چاند چمکتا رہیں اور لوگ عید کا خوشبوؤں سے بھرا ہوا تہوار خوشی سے مناتے رہیں۔

(xix) گلے سے گلے لوگ .... پھول کھلتے رہیں۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ عید پر لوگ خوشی دلی سے آپس میں ایک دوسرے کے گلے ملتے رہیں اور دلوں میں محبت اور دوستی کے پھول کھلتے رہیں۔

(xx) رہے دھوم ٹیگور .... پنجاب و بنگال میں۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ علامہ اقبالؒ اور ٹیگور جیسے عظیم شعراء کی شہرت قائم رہے۔ اور ان کی جائے پیدائش یعنی پنجاب اور بنگال بھی ہمیشہ شاد اور آباد رہیں۔ اور ان کی شان بڑھتی رہے۔

(xxi) رہے نام اپنے ادب .... رہے پریم چند۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ افسانہ نگار پریم چند کا ذکر کرتے ہوئے ادب کی سربلندی کے لئے دعا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ پریم چند کے لئے عزت اور احترام موجود رہے۔

(xxii) سدا زندگانی .... کا دیوان رہے۔
اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ شاعری میں اردو اور فارسی کے مشہور شاعر مرزا غالبؔ کا ذکر کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ وطن کے لوگوں کی زندگی ہمیشہ سرور اور مزے میں گزرے اور غالبؔ کی شاعری کی کتاب پوری دنیا میں قائم و دائم رہے۔

(i) سلیس: گیہوں کا دانہ:

مضمون "گیہوں کا دانہ" ہماری آٹھویں جماعت کی کتاب "بہارستان اردو" سے لیا گیا ہے جس میں نثر نگار نے ہمیں اس کہانی کے ذریعے بتانے کی کوشش کی ہے کہ پرانے زمانے کے انسان اور آج کے انسان میں کتنا فرق ہے۔ ایک بار جب کچھ بچے کھیل رہے تھے تو ان کے ہاتھ انڈا نما گیہوں کا دانہ لگتا ہے اور وہ اسے ایک مسافر کو بیچ دیتے ہیں اور وہ مسافر اس دانے کو شہر میں لے جاکر راجا کو بیچتا ہے۔ راجا اور اس کے سارے درباری حیران ہو جاتے ہیں کہ وہ دانہ گیہوں کا دانہ ہے یا انڈا۔ پھر اس دانے کو کھڑکی پر رکھ دیا جاتا ہے اور جلد ہی ایک چیل آکر اس دانے میں چھید کر دیتی ہے اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ گیہوں کا دانہ ہے۔ یہ دیکھ کر راجا حکم دیتا ہے کہ کسی بزرگ کسان سے پوچھا جائے کہ یہ گیہوں کا دانہ اتنا بڑا کیسے ہے۔ پھر ایک بوڑھے کسان کو دربار میں لایا جاتا ہے اس کے منہ میں ایک دانت بھی نہ تھا اور اسے کم سنائی دیتا تھا۔ اس کسان نے کہا کہ اسے اس دانے کے بارے میں کچھ پتا نہیں شاید میرے والد کو پتا ہو پھر اس کے والد کو دربار میں لایا گیا۔ وہ ایک لاٹھی کے سہارے چلتا تھا۔ اور اسکی ایک آنکھ کام کرتی تھی۔ اسے بھی کم سنائی دیتا تھا۔ اس نے بھی یہی جواب دیا کہ وہ اس گیہوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن شاید اس کا والد کچھ جانتا ہو۔ آخرکار اس کے والد کو دربار میں پیش کیا گیا تو وہ جوانوں کی طرح بغیر کسی سہارے کے چلتا ہوا آیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی اس کے ہاتھ پاؤں بھی مضبوط تھے۔ جب اس سے اس گیہوں کے دانے کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ خوشی سے بول پڑا کہ یہ میرے زمانے کا گیہوں ہے۔ راجا نے پوچھا کہ اس زمانے میں ایسا گیہوں کیسے اگتا تھا اور ابھی ایسا گیہوں نہیں اگتا؟ اور یہ بھی کہا کہ اس کا بیٹا اور پوتا لاٹھیوں کے سہارے چلتے ہیں جب کہ اس کی صحت اتنی اچھی ہے؟ بوڑھا کسان بولا، سرکار اتنا بڑا گیہوں اب نہیں اگتا کیونکہ آج کا انسان اپنی کمائی پر اطمینان نہیں رکھتا اور دوسروں کی دولت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس وقت کے لوگ خدا پر ایمان اور بھروسہ رکھتے تھے اس لیے ان کا گیہوں اتنا بڑا ہوتا تھا اور ان کی صحت بھی اچھی ہوتی تھی

(ii) سلیس: سگریٹ نوشی کی شاہ کار بابا:

یہ مضمون ہماری آٹھویں جماعت کی کتاب "بہارستان اردو" سے لیا گیا ہے جس میں نثر نگار نے ہمیں اس مضمون کے

ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ تمباکو ہماری صحت
کے لئے کتنا مضر ہے۔ یہ ایک بری عادت ہے۔ سگریٹ
نوشی کا شمار فضول خرچی میں شمار ہوتا ہے۔ یہ بے شمار
بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ سگریٹ نوشی انسان کے ذہن
کو بوجھل بناتی ہے۔ سگریٹ نوشی کرنے والوں کے دل میں بیماری
پیدا ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو گلے اور پھیپھڑوں کا کینسر ہو جاتا ہے۔
تمباکو میں نیکوٹین پائی جاتی ہے جس میں زہریلے اثرات موجود
ہوتے ہیں جو کینسر کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ سگریٹ نوشی
ماحول کی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ اسلئے یہ نعرہ عام ہو
گیا ہے کہ "تمہاری تمباکو نوشی میری صحت کے لئے مضر ہے"
سگریٹ کے پیکٹ پر بھی لکھا ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی
مضر صحت ہے۔ تمباکو نوشی یا سگریٹ نوشی ہر حال اور
ہر لحاظ سے غلط ہے۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم گھروں، اسکولوں اور
آس پاس سگریٹ نوشی ترک کرنے کی مہم چلائیں۔

URDU "B"

سوال نمبر۱: مضامین: میرا پسندیدہ شاعر، کشمیر کے قدرتی مناظر، تعلیم
عنوان: (نگار اردو سے اتاریں)

سوال نمبر۲:(i) ہیڈ ماسٹر کے نام استاد کی غیر حاضری کے لئے درخواست لکھیے۔ (نگار اردو سے اتاریں)

(ii) سائیکل چوری ہونے کے لئے مہتمم تھانے کو درخواست لکھیے۔ (نگار اردو سے اتاریں)

سوال نمبر۳: معنوں کے لحاظ سے اسم کی قسمیں مثالیں دے کر وضاحت سے بیان کیجیے۔ (نگار اردو کے Page-No 39 and 40 سے اتاریں)

سوال نمبر۴:(i) فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کام کا ہونا، کرنا، سہنا زمانے کے ساتھ ظاہر ہو۔ مثلاً: کھایا، چلانا، جائے گا وغیرہ۔

(ii) ردیف: شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد قافیہ کے بعد وہ الفاظ آنے والے ہیں جو اکثر آتے ہوں اور بلکل بھی ہو مگر ردیف ہر مصرعے میں آنے پر بھی لازم نہیں ہے۔ اسکی اور ایک تعریف یہ بھی کی جاتی ہے کہ قافیہ کے بعد جو الفاظ مسلسل تکرار سے آتے ہیں ردیف کہلاتے ہیں۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا۔

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں موجود لفظ "کا" ردیف کہلاتا ہے۔

(iii) قافیہ: قافیہ لفظ "قفو" سے بنایا نکلا ہے جس کے معنی پیروی کرنے کے اور پیچھے آنے والے کے ہیں۔ اردو ادب میں قافیہ ایسے لفظ کو کہا جاسکتا ہے جو اشعار میں الفاظ کے ساتھ غیر مسلسل طور پر آخر میں بار بار آتے ہیں۔ ترنم اور تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے قافیہ کا استعمال لازم و ملزوم تصور کیا جاتا ہے۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے۔
آخر اس درد کی دوا کیا ہے۔

اس شعر میں "ہوا" اور "دوا" قوافی ہیں۔

(iv) فاعل: وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے بنے اور جس سے وہ چیز یا آدمی ظاہر ہو جو کوئی کام اختیار یا بے اختیاری میں کرتا ہے۔ مثلاً: کھانے والا، پینے والا وغیرہ۔

(v) مفعول: وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔ مثلاً: لایا ہوا، آیا ہوا، وغیرہ۔

(vi) حروفِ تشبیہ: ایسے حروف ہیں جن سے ایک چیز کا دوسری چیز جیسا ہونا ظاہر ہو۔ مثلاً: جیسا۔ ویسا۔ جوں، ہو بہو، مانند، سا، کی طرح، یوں وغیرہ۔

سوال نمبر ۵: واحد، جمع و جمع الجمع: (لنگار اردو سے Page-No-72 سے سارے اشارے)

(i) واحد: وہ اسم ہے جو صرف ایک چیز کے لئے استعمال ہو مثلاً۔ عورت لڑکی، دوپٹہ وغیرہ

(ii) جمع: وہ اسم ہے جس سے ایک سے زیادہ چیزیں مراد ہوں۔ مثلاً عورتیں، دوپٹیاں، لڑکیاں وغیرہ

(iii) جمع الجمع: بعض اوقات جمع کا بھی جمع بناتے ہیں تو اُسی کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ مثلاً: امر ← امور ← امورات

دوا ← ادویہ ← ادویات

جوہر ← جواہر ← جواہرات